جلد ۵۴/۱۹ | ۹ ہجرت ۱۳۴۴ ہش ۷ محرم ۱۳۸۵ھ ۹ مئی ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۰۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۸ مئی بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں ؛

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر تمام لوگ مجھے چھوڑ دیں تو میرا خدا میرے لئے ایک اور قوم پیدا کرے گا

یہ آسمانی کشش کام کر رہی ہے جو نیک دل لوگ میری طرف دوڑتے ہیں

"جو شخص میری اس وصیت کو نہیں مانتا کہ درحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے اور درحقیقت ایک پاک انقلاب اس کی ہستی پر آجائے اور درحقیقت وہ پاک دل اور پاک ارادہ ہو جائے اور پلیدی اور حرام کاری کا تمام چولہ اپنے بدن پر سے پھینک دے اور نوع انسان کا ہمدرد اور خدا کا سچا تابعدار ہو جائے اور اپنی تمام خود داری کو الوداع کہہ کر میرے پیچھے ہو لے میں اس کو اس کتے سے مشابہت دیتا ہوں جو ایسی جگہ سے الگ نہیں ہوتا جہاں مردار پھینکا جاتا ہے جہاں سڑے گلے مردوں کی لاشیں ہوتی ہیں۔ کیا میں اس بات کا محتاج ہوں کہ وہ لوگ زبان سے میرے ساتھ ہوں اور اس طرح پر دیکھنے کے لئے ایک جماعت ہو۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تمام لوگ مجھے چھوڑ دیں اور ایک بھی میرے ساتھ نہ رہے تو میرا خدا میرے لئے ایک اور قوم پیدا کرے گا جو صدق اور وفا میں ان سے بہتر ہوگی۔ یہ آسمانی کشش کام کر رہی ہے جو نیک دل لوگ میری طرف دوڑتے ہیں کوئی نہیں جو آسمانی کشش کو روک سکے۔ بعض لوگ خدا سے زیادہ اپنے مکر و فریب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ شائد ان کے دلوں میں یہ بات پوشیدہ ہو کہ نبوتیں اور رسالتیں سب انسانی مکر ہیں اور اتفاقی طور پر شہرتیں اور قبولیتیں ہو جاتی ہیں۔ اس خیال سے کوئی پلید تر خیال نہیں اور ایسے انسان کو اس خدا پر ایمان نہیں جس کے ارادہ کے بغیر ایک پتہ بھی نہیں گر سکتا۔ لعنتی ہیں ایسے لوگ اور ملعون ہیں ایسی طبیعتیں۔ خدا ان کو ذلت سے مارے گا کیونکہ وہ خدا کے کارخانے کے دشمن ہیں۔ ایسے لوگ درحقیقت دہریہ اور خبیث باطن ہوتے ہیں۔ وہ جہنمی زندگی کے دن گزارتے ہیں اور مرنے کے بعد بجز جہنم کی آگ کے ان کے حصہ میں کچھ نہیں۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴)

★ ★

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۸ مئی۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی خطبہ جمعہ میں آپ نے دنیا بھر میں اسلامی معاشرہ کے قیام کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی خصوصی ذمہ واری کا ذکر کرتے ہوئے احباب کو اپنی زندگیاں اسلامی احکام کے مطابق بنانے کی پرزور تلقین فرمائی۔ اس ضمن میں آپ نے سورۃ الفرقان میں سے عباد الرحمٰن کی صفات بیان کرتے ہوئے علی الخصوص

وَالَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا۔

پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا عباد الرحمٰن کی ایک صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ لغو باتوں سے بہر طور مجتنب رہتے ہیں۔ اور ان کے قریب بھی نہیں پھٹکتے۔ سینما۔ ریڈیو کے گانے اور ناچ گانوں کی محفلیں سب لغویات میں داخل ہیں۔ ان سے کلی طور پر اجتناب ضروری ہے۔ اس کے بغیر صحیح اسلامی معاشرہ جو نیکی تقویٰ پارسائی اور پاکیزگی کا مظہر ہو کبھی قائم نہیں ہو سکتا ؛

○ مکرم خدا بخش صاحب عبد زیروی انسپکٹر وقف جدید مطلع فرماتے ہیں کہ ان کے فرزند کریم اللہ صاحب زیروی نے جو آجکل امریکہ کی لوئیس ول یونیورسٹی میں پی۔ ایچ۔ ڈی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کی برکت سے فزیالوجی کے ابتدائی امتحان میں سو میں سے ۹۱ نمبر حاصل کئے ہیں اور انہیں اس امتحان میں "اے" گریڈ ملا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بیش از بیش ترقیات سے نوازے اور انہیں ان کے مقصد میں کامیاب فرمائے آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ رمئی ۱۹۶۵ء

غیر مبائعین دوستوں کو ایک مخلصانہ مشورہ

سلسلہ کیلئے دیکھئے الفضل مورخہ ۸ ؍ ۵

گزشتہ اداریہ میں ہم نے اپنے غیر مبائعین دوستوں کی خدمت میں کچھ معروضات کئے تھے۔ ہمارا مقصد کسی طرح ان کو ملزم ٹھہرانا نہیں ہے۔ ہمارا مشورہ محض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے تعلق میں صحیح پوزیشن کو دنیا پر واضح کرنا ہے تاکہ جو لوگ آپؑ پر ایسی نبوت کا الزام لگاتے ہیں کہ گویا آپؑ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے (نعوذ باللہ) مقابلہ میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور ایسے دعوے سے نعوذ باللہ آپؐ کی ختم نبوت کی ۔ ۔ ۔ ۔ نفی کی ہے اور اس غلط الزام کو آڑ بنا کر جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیزی کرتے ہیں ان کے پراپیگنڈا کا کھوکھلا پن ظاہر کیا جائے۔

جیسا کہ ہم نے کہا ہے ہمیں نہایت افسوس ہے کہ جب یہ لوگ ایسا کرتے ہیں اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ جھوٹا الزام لگاتے ہیں اور اس کو طرح طرح کا رنگ دیکر عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں تو ہمارے غیر مبائعین دوست بجائے اس کے کہ ان لوگوں کے جھوٹے پراپیگنڈا کی تردید کریں اور نبوت کے تعلق میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صحیح مقام اور جماعت احمدیہ کا صحیح عقیدہ بیان کریں وہ "ایسی نبوت سازی" کا الزام تو جماعت احمدیہ پر دھر دیتے ہیں اور آپ صاف بری ہو جاتے ہیں اور یہ جھوٹی بات کہہ دیتے حاشا و کلا مسیح موعود علیہ السلام نے تو نبوت کا کوئی دعوےٰ کیا ہی نہیں بلکہ انہوں نے تو نبوت کا دعوےٰ کرنے والے کے متعلق یہ یہ کہا ہے۔ ان دوستوں کا اس بارے میں وہی وطیرہ ہے جو سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خوارج کا ان الحکم الا للّٰہ کے تعلق میں بیان فرمایا ہے کہ کہتے تو وہ ٹھیک ہیں مگر وہ اس کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ سو یہ صحیح ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "نبوت" سے ایک معنی میں انکار کیا ہے لیکن جیسا کہ رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" میں آپ نے وضاحت فرمائی ہے۔ آپ نے ایک دوسرے معنی میں نبوت کا اقرار بھی کیا ہے چنانچہ جب ایک شخص نے اعتراض کیا کہ آپ اپنی تصانیف میں کہیں نبوت کی نفی کرتے ہیں اور کہیں جواز تو آپؑ نے جواب دیا:۔

> "ہم اگر نبی کا لفظ اپنے متعلق استعمال کرتے ہیں تو ہم ہمیشہ وہ مفہوم لیتے ہیں جو کہ ختم نبوت کا مخل نہیں ہے اور جب اسکی نفی کرتے ہیں تو وہ معنی مراد ہوتے ہیں جو ختم نبوت کے مخل ہیں!"
>
> (ملفوظات جلد پنجم صـ ۳۸۲)

اس سے واضح ہے کہ جو لوگ آپؑ پر ایسی نبوت کا الزام لگاتے ہیں جو ختم نبوت کے مخل ہیں وہ بھی غلطی پر ہیں اور جو کہتے ہیں کہ آپؑ نے حاشا و کلا نبوت کا دعوےٰ کیا ہی نہیں وہ بھی غلط بیانی کرتے ہیں۔

ہمیں معاف رکھا جائے اگر ہم یہ حقیقت بیان کریں کہ دراصل یہ فتنہ ہمارے غیر مبائعین دوستوں نے ہی اٹھایا ہے اور دوسرے لوگ جو اس کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیزی کرتے ہیں اس میں کم از کم پچاس فیصد حصہ ہمارے غیر مبائعین دوستوں کا بھی ہے بلکہ سچی بات تو یہ ہے کہ ایک طرح سے ان دوستوں کا صد فی صد حصہ ہے کیونکہ یہ لوگ حقیقت کو جانتے ہوئے ایسا کرتے ہیں دوسرے لوگ ایک حد تک معذور سمجھے جا سکتے ہیں کیونکہ وہ اس فرق پر جو اوپر کے حوالہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے شاید غور ہی نہیں کرتے وہ تو "نبوت" کے لفظ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں اور اشتعال انگیزی کے لئے اس لفظ کو اچھالتے ہیں۔ اور ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے غیر مبائعین بجائے حقیقت پیش کرنے کے ان لوگوں کو اور بھی اس غلطی پر قائم رہنے میں مدد دیتے ہیں اور زیادہ افسوس اس لئے ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بارہا اس فرق کو بیان کیا ہے مگر یہ لوگ یہی کہے جاتے ہیں کہ آپؓ نے نعوذ باللہ وہی مبالغہ کیا ہے جو موجودہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا بنا کر کیا ہے نعوذ باللہ من ہذا الخرافات۔ ذیل میں ایک عبارت اس ضمن میں ملاحظہ ہو:۔

> "یہ سب جھگڑا جو نبوت کے متعلق پیدا ہوا ہے وہ صرف نبوت کی دو مختلف تعریفوں کے باعث ہمارا مخالف گروہ نبی کی اور تعریف کرتا ہے اور ہم اور تعریف کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک نبی کی تعریف یہ ہے کہ (۱) وہ کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع پائے (۲) وہ غیب کی خبریں انذار و تبشیر کا پہلو اپنے اندر رکھتی ہوں (۳) خدا تعالےٰ اس شخص کا نام نبی رکھے جن لوگوں میں یہ تینوں باتیں پائی جائیں وہ ہمارے نزدیک نبی ہوں گے!" (حقیقۃ النبوۃ صـ ۱۳۶)
>
> ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بعض لوگ ان تین شرائط کے پائے جانے کا نام نبوت نہیں رکھتے اور ان کے علاوہ اور شرائط مقرر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نبی کے لئے یا تو شریعت جدیدہ لانا ضروری ہے یا بلا واسطہ نبوت پانا۔ اور اگر ان دونوں شرائط کے علاوہ کوئی اور شرط بھی لگاتے ہوں تو اس کا مجھے علم نہیں۔ اور چونکہ یہ شرائط حضرت مسیح موعود میں نہیں پائی جاتیں اس لئے انکے نزدیک حضرت مسیح موعود نبی نہیں بلکہ صرف محدث ہیں اور ہم بھی کہتے ہیں کہ اگر نبوت کی تعریف یہی ہے تو بے شک حضرت مسیح موعود نبی نہ تھے اور جن کے نزدیک یہ تعریف درست ہے اگر وہ مسیح موعود کو نبی کہیں تو یہ ایک خطرناک گناہ ہے کیونکہ شریعت جدیدہ کا آنا قرآن کریم کے بعد ممتنع ہے اور بلا واسطہ نبوت کا دروازہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مسدود ہے!"
>
> (حقیقۃ النبوۃ حصہ اوّل صفحہ ۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸)

ہم غیر مبائعین دوستوں سے پوچھتے ہیں کہ وہ بتائیں اس پر ان کو کیا اعتراض ہے۔ کیا وہ خود یہی عقیدہ نہیں رکھتے؟ کیا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دینی توجیہات اسکی تائید نہیں کرتیں؟ کیا یہ وہی بات نہیں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے محولہ بالا حوالہ میں خود آپؑ نے فرمائی ہے۔

بات یہ ہے کہ غیر مبائعین دوستوں کے بعض بزرگوں نے نبوت مسیح موعود علیہ السلام کو خواہ مخواہ ایک اختلافی مسئلہ بنا لیا اپنا بھی اور جماعت احمدیہ کا بھی وقت ضائع کیا۔ اس کے باوجود ہم سمجھتے ہیں کہ ایک طرح سے "خیر ما دراں باشد" کے مصداق اس سے ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہوا کہ یہ مسئلہ کھل کر لوگوں کے سامنے آ گیا اور ہمیں یقین ہے کہ خواہ ہمارے غیر مبائعین دوست اپنی غیر مسعود مساعی جاری بھی رکھیں جو لوگ اس مسئلہ کا غور سے مطالعہ کریں گے وہ آخر میں ضرور سمجھ جائیں گے کہ اس کی حقیقت کیا ہے۔

بے شک یہ درست ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس لفظ کا استعمال عام طور پر نہیں کرنا چاہیئے۔ یہی بات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی فرمائی ہے جیسا کہ ہم کل کے اداریہ میں اس کا حوالہ نقل کر چکے ہیں مگر اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ غیر مبائعین دوستوں کی طرح بالکل انکار ہی کر دیا جائے۔ اعتدال کی راہ یہی ہے کہ ہم نہ تو اس کا اس کثرت سے استعمال کریں کہ نبوت مستقلہ غیر واسطہ (؟) کا دھوکا لگے اور نہ بالکل اس طرح انکار کریں کہ آپ کے صحیح مقام کو ہی پیش نہ کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک مامور من اللہ کے متعلق ہمیشہ افراط تفریط ہو جایا کرتی ہے۔ جہاں بعض لوگوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا بنا لیا وہاں ایسے بھی ہیں جنہوں نے آپ کو صرف ایک نیک انسان سمجھا ہے حالانکہ آپ ایک نبی اللہ ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ ہیں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مستقل شرعی نبی مانتے ہیں اور بعض جیسے کہ غیر مبائعین ہیں نبوت سے بظاہر بالکل منکر ہیں مگر آپ کا حقیقی مقام وہی ہے جو احمدی مانتے ہیں کہ آپ "امتی نبی" ہیں۔ ایسے نبی جو ختم نبوت کے مخل نہیں +

کیا "الاعتصام" کو علامہ اسد کا ترجمہ قبول ہے؟

رابطہ عالم اسلامی کی طرف سے جو قرآن کریم کا ترجمہ انگریزی شائع ہوا ہے اس کے کچھ حصے ہم نے بھی "پیغام صلح" سے نقل کئے ہیں۔ اب الاعتصام کے مدیر محترم نے پیغام صلح کو مخاطب کر کے لکھا ہے:۔

> "وہ تمام عبارتیں ہم نے بھی پوری توجہ سے پڑھی ہیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ علامہ اسد نے کہیں یہ نہیں لکھا کہ حضرت مسیح موت کی گرفت میں آچکے ہیں۔" (الاعتصام ۷ ؍ ۵ ؍ ۶۵ صـ ۳)

(باقی صـ ۲ پر)

کیا محض تعلیمی اداروں اور انجمنوں کے ذریعہ

اسلام کی نشاۃ ثانیہ ممکن ہے؟

> "بعض کہتے ہیں کہ انجمنیں قائم کرنا اور مدارس کھولنا ہی تائیدِ دین کے لئے کافی ہے۔ مگر وہ یہ نہیں سمجھتے کہ دین کس چیز کا نام ہے ...... یہ روشنی ہمیشہ خدا تعالےٰ اپنے خاص بندوں کے ذریعہ سے ظلمت کے وقت میں آسمان سے نازل کرتا ہے اور جو آسمان سے اترا وہی آسمان کی طرف لے جاتا ہے۔" (المسیح الموعود)

شیخ خورشید احمد

لائل پور کے ایک اخبار میں مولانا امین احسن اصلاحی کا ایک فکر انگیز مقالہ شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے بتایا ہے کہ موجودہ زمانہ میں اسلام کی مؤثر خدمت کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ "راسخین فی العلم رجال کار" تیار کئے جائیں۔ اس ضمن میں مولانا نے علامہ اقبال مرحوم کا ایک حوالہ بھی اپنی تائید میں پیش کیا ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ:۔

"ہم نے ارادہ کیا ہے کہ پنجاب کے ایک گاؤں میں ایک ایسا ادارہ قائم کریں۔ جس کی نظیر آج تک یہاں وقوع میں نہیں آئی ...... ہم نے ارادہ کیا ہے کہ علوم جدیدہ کے چند فارغ التحصیل حضرات اور چند علوم دینیہ کے ماہرین کو یہاں جمع کریں۔ اور یہ ایسے حضرات ہوں جن میں اعلیٰ درجہ کی ذہنی صلاحیتیں موجود ہوں اور وہ اپنی زندگیاں دینِ اسلام کی خدمت کے لئے وقف کرنے کے لئے تیار ہوں ......

ان کی راہ نمائی کے لئے ہم ایک ایسا معلم جو کامل اور صالح ہو اور قرآن حکیم میں بصارت تامہ رکھتا ہو۔ نیز انقلاب دورِ حاضرہ سے بھی واقف ہو مقرر کرنا چاہتے ہیں تاکہ وہ ان کو کتاب اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی روحِ مبارک سے واقف کرے ...... تاکہ وہ اپنے علم اور تحریروں کے ذریعہ تمدن اسلامی کے دوبارہ زندہ کرنے کے لئے جہاد کر سکیں۔"

مولانا امین احسن اصلاحی نے علامہ اقبال مرحوم کی اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کا عزم ظاہر کیا ہے اور اس کی ضرورت و اہمیت کو مزید واضح کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"آج قرآن مجید موجود ہے اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ یہ قیامت تک موجود رہے گا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی موجود ہے۔ اور جہاں تک کتابوں کے اندر موجود رہنے کا تعلق ہے انشاء اللہ یہ چیز بھی قیامت تک موجود رہے گی اسلامی قانون بھی موجود ہے اور کتب خانوں کی الماریوں سے اس کے غائب ہو جانے کا بھی کوئی اندیشہ نہیں ہے لیکن دین اور علم دین کے قائم و باقی رہنے کے لئے صرف ان چیزوں کا باقی رہنا کافی نہیں ہے بلکہ اصل چیز یہ ہے کہ ان کے ایسے حاملین باقی رہیں جو اپنے زمانوں کے تقاضوں کے لحاظ سے دنیا پر ان کی حجت قائم کر سکیں جو تمام باطل فلسفوں کا علی وجہ البصیرت ابطال کر سکیں"

(المنبر ۵ مارچ ۱۹۶۵ء)

علامہ اقبال مرحوم اور مولانا امین احسن صاحب کے ان حوالوں میں واضح الفاظ میں یہ اعتراف کیا گیا ہے کہ:۔

(۱) دین اور علم دین کو قائم رکھنے کے لئے قرآن مجید سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلامی قانون کا موجود ہونا بے شک ضروری ہے لیکن محض ان کا موجود ہونا کافی نہیں ہے

(۲) دین اور علم دین کو قائم رکھنے کے لئے "اصل چیز" ایسے حاملین کا اور مصلحین کا وجود ہے جو قرآن پاک پر بصارت تامہ رکھتے ہوں اور کتاب و سنت پر عمل کر کے اسلام کو دوبارہ زندہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں

جو اصحاب یہ کہا کرتے ہیں کہ قرآن و سنت کی موجودگی میں ہمیں اب کسی اور کی ضرورت نہیں وہ اس پر غور فرمائیں!

اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ کیا ایسے "حاملین" جو اپنے عملی نمونہ سے کتاب و سنت کی روح کو دنیا میں قائم کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں محض ایک تعلیمی ادارہ قائم کر کے پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ جو اصحاب اسلام کا سچا درد اپنے اندر رکھتے ہیں، وہ اگر سنجیدگی کے ساتھ اس سوال پر غور فرمائیں گے۔ اور اس سلسلہ میں اللہ تعالےٰ کی سنت اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں اور بشارتوں اور تاریخ کے نظائر کو زیر نظر رکھیں گے تو یقیناً وہ اسی نتیجہ پر پہنچیں گے کہ جب خرابی حد سے بڑھ جائے اور دین ہر پہلو سے کمزور ہو جائے۔ تو پھر محض مدرسوں، سوسائٹیوں اور تعلیمی اداروں کے قیام کے ذریعہ کبھی وہ زندہ نہیں ہوا کرتا۔ ایسے ہمہ گیر اور وسیع مفاسد کی اصلاح اگر دینی مدرسوں اور اداروں کے ذریعہ ممکن ہوتی۔ تو غور کیجئے گذشتہ ایک صدی میں ایسے ہی بلند دعاوی اور نیک ارادوں کے ساتھ ہمارے ہاں کتنے ادارے اور مدرسے قائم ہوئے لیکن وہ اس میں کیوں کامیاب نہ ہو سکے۔ اور دین کی حالت کیوں بد سے بدتر ہی ہوتی چلی گئی۔ کیا تاریخ میں ایک بھی ایسی مثال موجود ہے کہ کسی انجمن یا تعلیمی ادارے کے ذریعہ دین زندہ ہوا ہو اور دنیا میں ایک صالح انقلاب بپا ہوا ہو ایسے تجربوں کی ناکامی کا خود مسلمان اعتراف کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ:۔

"سینکڑوں قسم کی مسلمانوں کی انجمنیں اور جماعتیں خوبصورت ناموں کے ساتھ قائم اور موجود ہیں ...... ہر جماعت و انجمن کے عہدہ دار مسلمانوں کی دینی و دنیوی اصلاح کے دعویدار ہیں ...... لیکن انہوں نے مسلمانوں کو کیا دیا۔ اور کیا دلوایا اس کو دیکھا جائے تو صفائی سے کہنا پڑتا ہے کہ دینی اور دنیاوی تو کیا انہوں نے رہا سہا اثاثہ بھی نیلام پر چڑھا دیا"

(اخبار آزاد دنیا دہلی مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۶۵ء)

حق یہ ہے کہ جب خرابی حد سے بڑھ جائے۔ تو پھر آسمانی مصلحین کے ذریعہ ہی دین زندہ ہوا کرتا ہے۔ صرف وہی ہوتے ہیں جو اپنے عمل اور نمونہ سے قرآن و سنت کو زندہ کرنے اور دنیا میں ایک روحانی انقلاب بپا کرنے کی صلاحیت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ یہی اللہ تعالےٰ کی سنت ہے جو ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گی۔ یہی وہ سنت ہے جس کی طرف قرآن مجید نے بار بار توجہ دلائی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ہماری اسی طرف راہنمائی فرمائی۔ چنانچہ حضور نے آخری زمانہ میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کو ہرگز کسی انجمن یا ادارہ سے وابستہ نہیں کیا۔ بلکہ یہی فرمایا کہ ایک آسمانی مصلح یعنی امام مہدی اور مسیح موعود کے ذریعہ اسلام دوبارہ زندہ ہوگا۔

کاش ہمارے بھائی اس پر غور کریں۔ اور سوچیں تا وہ صحیح نتیجہ پر پہنچ سکیں۔ ورنہ یاد رکھیں کہ پہلوں کی طرح بے شک آپ بھی ایک چھوڑ ہزاروں تعلیمی ادارے اور انجمنیں قائم کر کے دیکھ لیں۔ آپ ہرگز اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ ادارے تو پہلے بھی بہت سے قائم ہیں اور نئے بھی قائم ہو جائیں گے۔ لیکن وہ مصلحین آپ کو ہرگز میسر نہ آئیں گے۔ جو بقول مولانا امین احسن اصلاحی "تمام باطل فلسفوں کا علی وجہ البصیرت ابطال کر سکیں۔" اور جو بقول علامہ اقبال "قرآن حکیم میں بصارت تامہ رکھتے ہوں۔ اور اسلام کو دوبارہ زندہ کرنے کی صلاحیت اپنے اندر رکھتے ہوں۔"

جو اصحاب محض انجمنوں اور تعلیمی مدارس کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی توقع رکھتے ہیں۔ انہیں مخاطب کر کے آج سے ۷۶ برس قبل حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنی مشہور تصنیف فتح اسلام میں ایک نہایت قیمتی نصیحت فرمائی تھی۔ یہ نصیحت یقیناً آب زر سے لکھنے والی ہے اور اس قابل ہے کہ اسے بار بار پیش کیا جائے۔ حضور نے تحریر فرمایا تھا:۔

مابعض کہتے ہیں کہ انجمنیں قائم کرنا اور مدارس کھولنا ہی تائید دین کے لئے کافی ہے مگر وہ نہیں سمجھتے کہ دین کس چیز کا نام ہے اور اس ہماری ہستی کی انتہائی اغراض کیا ہیں اور کیونکر اور کن راہوں سے وہ اغراض حاصل ہو سکتے ہیں سو جاننا چاہیئے کہ انتہائی غرض اس زندگی کی خدا تعالےٰ سے وہ سچا اور حقیقی پیوند حاصل کرنا ہے جو تعلقات نفسانیہ سے چھڑا کر نجات کے سر چشمہ تک پہنچاتا ہے۔ سو اس یقینِ کامل کی راہیں انسانی بناوٹوں اور تدبیروں سے ہرگز کھل نہیں سکتیں اور انسانوں کا گھڑا ہوا فلسفہ اس جگہ کچھ فائدہ نہیں پہنچاتا۔

یہ روشنی ہمیشہ خدا تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے ذریعے سے ظلمت کے وقت میں آسمان سے نازل کرتا ہے اور جو آسمان سے اُترا وہی آسمان کی طرف لے جاتا ہے۔

سواے وے لوگو! جو ظلمت کے گڑھے میں دبے ہوئے اور شکوک و شبہات کے پنجہ میں اسیر اور نفسانی جذبات کے غلام ہو صرف اسمی اور رسمی اسلام پر نازمت کرو اور اپنی سچی رفاہیت اور اپنی حقیقی بہبودی اور اپنی آخری کامیابی انہی تدبیروں میں نہ سمجھو جو حال کی انجمنوں اور مدارس کے ذریعے سے کی جاتی ہیں۔ یہ اشغال بنیادی طور پر فائدہ بخش تو ہیں اور ترقیات کا پہلا زینہ متصور ہو سکتے ہیں مگر اصل مدعا سے بہت دُور ہیں...

...یقیناً سمجھو کہ فلاح عاقبت کی امیدوں کا تمام مدار و انحصار ان رسمی علوم کی تحصیل پر ہرگز نہیں ہو سکتا اور اس آسمانی نور کے اُترنے کی ضرورت ہے جو شکوک و شبہات کی آلائشوں کو دُور کرتا اور ہوا و ہوس کی آگ کو بجھاتا اور خدا تعالیٰ کی سچی محبت اور سچے عشق اور سچی اطاعت کی طرف کھینچتا ہے۔"

(فتح اسلام)

لیڈر

(بقیہ صہ ۲)

یہ ایک مثال ہے کبوتر کی طرح آنکھ بند کر لینے کی۔ سوال یہ ہے کیا آپ نے علامہ اسد نے سورہ $\frac{5}{116-117}$ کا جو ترجمہ کیا ہے وہ پڑھا ہے؟ فلما توفیتنی کا ترجمہ علامہ اسد نے یہ کیا ہے:

Since Thou hast caused me to die,

یعنی جب سے تُو نے مجھے وفات دی ہے۔

معلوم نہیں مدیر الاعتصام نے اس کو کیا پڑھا ہے۔ توفّی کے معنی پر ہی تو وفات و حیاتِ مسیح کا فیصلہ ہوتا ہے کیا آپ علامہ اسد کے اس ترجمہ کو قبول کرتے ہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا ایک رؤیا

۲۹ ۔ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء

"رات دو بجنے میں سات منٹ باقی تھے کہ مَیں نے دیکھا کہ یکایک زمین ہلنی شروع ہوئی۔ پھر ایک قدر کا دھکّا لگا۔ مَیں نے رؤیا ہی میں گھر والوں کو کہا کہ اُٹھو زلزلہ آیا ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ مُبارک کو لے لو۔ اسی حالتِ رؤیا میں یہ بھی خیال آیا کہ شاستری کی پیشگوئی غلط نکلی۔"

(تذکرہ صہ ۵۰۹)

ولادت

میری خالہ جان (بیگم لیفٹنٹ کمانڈر قاضی منظور الحق صاحب پاکستان نیوی کراچی) کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے تین مئی کو پہلا فرزند عطا فرمایا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود عزیز کو لمبی عمر عطا فرمائے اور اُسے نیک، خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

انیفہ تسنیم

طالبہ بی۔ اے بنت محمد سعید صاحب انصاری

مصر کے مشہور ادیب الاستاذ عباس محمود عقاد کی طرف سے

جماعتِ احمدیہ کو خراجِ تحسین

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر)

مصر کے مشہور مصنف الاستاذ عباس محمود عقاد علمی اور فکری حلقوں میں معروف ہیں اور غیر معمولی شہرت رکھتے ہیں بہت سی مذہبی کتب کے مصنف ہیں۔ مصر کی مشہور پبلشنگ کمپنی الھلال نے استاذ موصوف کی تصنیف "مطلع النور أو طوالع بعثة المحمدية" شائع کی ہے۔ اس کتاب کی بنیادی غرض یہ ہے کہ قارئین کو یہ علم دیا جا سکے کہ مختلف انبیاء نے حضرت بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے متعلق پیشگوئیاں کی تھیں۔ اس مضمون کی تحقیق کے سلسلہ میں استاذ موصوف نے امام جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ کی تصنیف دیباچہ ترجمہ قرآن کریم ("Introduction to the study of The Holy Quran") سے ہی در اصل استفادہ کیا ہے۔ چنانچہ اس کتاب کے کئی ابتدائی صفحات میں جابجا اس مضمون اور انداز کا اظہار کیا گیا ہے جو حضرت امام جماعتِ احمدیہ نے مقدمہ قرآن مجید میں اختیار فرمایا ہے۔ استاذ موصوف نے اس امر کا اعتراف کرتے ہوئے جماعتِ احمدیہ کا مندرجہ ذیل الفاظ میں ذکر کیا ہے:-

ومن الجماعات التي عنيت عناية خاصة بهذه النبوأت جماعة الاحمدية الهندية التي ترجمت القرآن الكريم الى اللغة الانجليزية فانها افردت للنبوأت والطوالع عن ظهور محمد عليه السلام بحثا مسهبا في مقدمة الترجمة شرحت فيه بعض ماتقدم شرحا مستفيضًا۔

(مطلع النور صہ ۲۴)

"یعنی جن جماعتوں نے ان پیشگوئیوں کی اشاعت میں خاص اہتمام کیا ہے ان میں جماعتِ احمدیہ قابلِ ذکر ہے جس نے قرآن کریم کا ترجمہ انگریزی زبان میں کیا ہے۔ یہ جماعت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور آمد کے متعلق ان پیشگوئیوں اور محرکات کی اشاعت میں یگانہ روزگار رہی ہے۔ اور اس بحث کا تفصیلی ذکر قرآن مجید کے ترجمہ کے دیباچہ میں کیا گیا ہے۔"

چندہ تعمیر ہال | مجلس خدام الاحمدیہ

شوریٰ ۱۹۶۴ء نے فیصلہ کیا تھا کہ

"مرکز کو ہال کی تعمیر جلد از جلد شروع کرنی چاہیئے۔ اور جن مجالس کے ذمہ تعمیر کی مقرر کردہ رقوم میں سے بقایا ہے ان پر دباؤ ڈال کر وصولی کی جائے نیز ہال کی تعمیر شروع ہو جانے پر بہر حال مزید عطایا کی ضرورت ہو گی۔"

خدا تعالےٰ کے فضل سے ہال کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے۔ تمام ایسی مجالس جن کے ذمہ چندہ تعمیر ہال کا بقایا ہے ان سے التماس ہے کہ اپنے بقایا کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ دیں۔ کیونکہ سال کے اندر اندر ہال کی تکمیل تبھی ممکن ہے کہ ہمیں ضروری اخراجات کے لئے تمام کی تمام رقم آئندہ ایک دو ماہ میں مل جائے۔

بقیہ مجالس بھی عطایا کے حصول کی کوشش جاری رکھیں۔ شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق ان کے لئے عنقریب رقوم کی تعیین کر دی جائے گی کیونکہ ہمیں بہر حال مزید عطایا کی ضرورت ہے۔

مہتمم مال

خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

حضرت مولوی عبدالحق صاحب بدوملہوی رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی مبلغ گیمبیا)

(قسط نمبر ۵)

وعدہ ایفائی

ٹھیکے کے کاموں میں کافی روپیہ کی ضرورت و احتیاج ہوتی ہے۔ اسلئے وقت بوقت کسی سے قرض لینے یا معمولی وقت کے لئے رقم برداشت کرنی پڑتی ہے۔ آپ بھی کرتے۔ مقامی ہندو دکانداروں سے۔ باہر کے معزز احمدی و غیر احمدی احباب سے بھی رقم حاصل کرتے۔ پھر پوری کوشش سے وقت پر رقم ادا کرتے۔ ایسا بھی ہؤا کہ وقت پر رقم نہ ہو سکی تو اُس قرض خواہ سے جا کر مُہلت لے آتے اور پھر خوش اسلوبی سے ادا کر دی۔ اور بار بار معذرت کر کے معافی چاہ لی۔

کوئٹہ کے ہول سیل امرتسر کے ٹھیکیدار ہندوؤں سے ہزاروں روپے کی کوئلے کی گاڑیاں منگواتے اور رقم وقت پر ادا کرتے ایسا بھی ہؤا کہ وقت پر ادا نہ کر سکنے کے باعث ہندوؤں نے اُس روپے پر سُود کا اضافہ کر دیا۔ اُن کی رقم ادا کرتے وقت صاف کہہ دیا کرتے "میں احمدی مسلمان ہوں۔ سُود ہرگز نہ دُونگا۔ نہ سُود پر رقم لی ہے اور نہ دوں گا۔ ہاں بیوپاری ہوں۔ بیوپار میں ایسا ہو جاتا ہے کبھی وقت پر کبھی بعد میں۔ پس اپنا اصل حساب لے لو"

چنانچہ وہ لوگ پُرانے تعلقات کی وجہ سے سُود معاف کر دیتے۔

مروّت و وفاداری

دوسروں کا کام کر دینے میں ایک لذت محسوس کرتے۔ بچپن میں ہم دیکھتے کئی دفعہ گاؤں کے ہندو و بعض وقت عیسائی بھی۔ بعض خاص تعلق والے زمیندار بھی اپنے کسی کام کے لئے گھوڑی مانگتے کہ سوار ہو کر جائیں گے یا کوئی زنانہ سواری جائے گی تو گھوڑی دے دیتے۔ بعض دفعہ تایا جی ناراض بھی ہوتے کہ مجھ سے پُوچھ لیتے۔ کام تو گھوڑی سے میرا ہی ہوتا ہے اور مجھے باہر کا کام کرنا پڑتا ہے۔ میں نے پروگرام بنایا ہوتا ہے اور تم نے زبان کر لی ہوتی ہے۔ دوسروں کی خاطر کئی کئی میل کا سفر کر کے اُن کا کام کر آتے۔ بعض ہندوؤں نے اپنی مقروض اسامیوں کی طرف بھیج دینا کہ وہ اسامی اڑ گئی ہے رقم نہیں دیتی ہم مقدمہ بھی نہیں کرنا چاہتے تو جا کر اُس کو سمجھا بجھا کر روپیہ لا دیتے۔ کبھی تھوڑے پر راضی کر لیتے اور ادھر ہندو ساہوکار کو بھی منوا لیتے۔ کوئی عورت بے وقت بیوہ ہو جاتی تو اُس کا خیال رکھتے اور اس کے نکاح ثانی کی کوشش کرتے۔ اُس کی خدمت کرنا۔ پھر اُس کا کسی جگہ نکاح کروا دینا۔ کوئی لڑکی یتیم ہو گئی تو اُسے پال لیتے۔ کسی واقف کی ضمانت دے دیتے اس کی طرف سے رقم کی ادائیگی کا وعدہ کر لیتے۔ اور یہ قطعاً تمیز نہ کرتے کہ وہ مسلمان ہے یا ہندو عیسائی ہے یا کون۔ بلا امتیاز جو کام ہو سکتا کر دیتے۔ ان کاموں کا نتیجہ یہ بھی ہوتا کہ خود آپ کے کام بھی ہوتے رہتے۔ آپ پیغام بھیج دیتے تو دوسرا آدمی کام کر دیتا۔ آپ کئی قسم کے نقصانوں سے بھی بچ رہتے۔ ۱۹۱۸ء کے دسمبر کا واقعہ ہے آپ کو عصر کے وقت نارووال جانے کا کام پڑا۔ اُسی وقت مجھے ساتھ لیا۔ پیجووالی گاؤں سے گھوڑی واپس کی اور مجھے حکم دیا گاڈھوال کے راستہ جانا۔ وہاں سوخو جی میں فلاں زمیندار سے اس گھوڑی کا چارہ لے لینا۔ ورنہ بھوکی رہے گی۔ اُس وقت گھر جا کر تم کہاں سے چارہ لاؤ گے؟ اُس وقت مغرب کے بعد اندھیرا چھا چکا تھا اور چلتے ہوئے ۵ نوٹ سَو سَو روپے کے دیدیئے کہ یہ غلطی سے آ گئے ہیں ساتھ لیتے جاؤ۔ میرا گاؤں دس میل پر تھا۔ میں واپس ہؤا۔ سڑک سے اُتر کر اُس گاؤں گیا۔ چارہ لیا واپسی پر "گیگے والی" گاؤں کے اندر سے گذرنا تھا۔ یہ اُن دنوں رہزنوں قزاقوں کا گاؤں تھا۔ تنہا اور گھوڑی اور میں بچہ۔ کسی نے دیکھا اور پیچھے ہو لیا۔ جب دونوں گاؤں کے درمیان آیا پیچھے سے لاٹھی کی آواز زمین پر پڑنے کی آتی رہی۔ گھوڑی تیز چلتی رہی کیونکہ رات کا وقت تھا اُسے بھی گھر پہنچنے کا فکر تھا۔ آخر وہ آدمی تیز چل کر مجھے نہ مل سکا تو للکار کر کہا۔ "کون جاتا ہے؟ ٹھہر جاؤ" میں نے کہا مجھے ضروری کام ہے اور میں عبدالحق ٹھیکیدار کا لڑکا ہوں۔ تم ہی آگے آ جاؤ۔ تو وہ بڑبڑاتا واپس ہو گیا۔ تیسرے دن اباجی آ گئے۔ تو میں نے یہ بات بتا دی۔ آپ نے ایک شخص کا نام لیکر بتایا کہ وہ تھا۔ مجھے ہسپتال میں وہ ملا تھا اور کہتا تھا کہ پرسوں رات کو ایک لڑکے کے پیچھے گھوڑی کی خاطر گیا تھا پر اُس نے آپ کا نام لیا تو میں نے کہا یہ تو اپنا آدمی نکلا واپس آ گیا۔ اسیطرح دریا پار سے ایک چور آیا۔ جب بھینس کھولنے لگا تو بھینس پہچان لی کیونکہ ہمارے ماموں اُس گاؤں میں تھے۔ اور نہ بھینس اُس گاؤں سے آئی تھی۔ چھوڑ کر چلا گیا۔ اور "جگدیو" گاؤں جا کر ماموں کو بتایا کہ آج رات خالی گئی۔

پابندی نماز

آخری دو سالوں میں باوجود بدنی ضُعف اور باوجود حواس پراثر ہو جانے کے (یعنی یاد نہ رہنے کے کہ کیا پڑھا ہے کیا نہیں پڑھا) آپ محلہ کی مسجد میں بعض اوقات نماز ظہر و عصر و مغرب پڑھنے جاتے۔ باقی نمازیں آپ گھر پر پڑھتے۔ مُصلّی پر یا چارپائی پر۔ جمعہ کیلئے باوجود ہمارے منع کرنے کے پھر ساتھ چل پڑتے راستہ بھول جاتے مگر ہمیں وضو کرتے دیکھتے تو سمجھ لیتے کہ نماز کو جا رہا ہے۔ آواز دیکر ٹھہرا لیتے کہ میں بھی ساتھ چلوں گا۔ (آخری وقت تک عینک نہیں لگائی۔ قرآن شریف پڑھ لیتے) کبھی میں گھر پر نماز پڑھتا تو پوچھ لیتے کونسی پڑھنے لگے ہو۔ پھر ساتھ شامل ہو جاتے۔ بیٹی۔ بہو۔ پوتا۔ وضو کر رہے ہوتے تو وضو کر کے نماز پڑھنے لگ جاتے۔ کوئی کہتا کہ اباجی یا باباجی ابھی آپ نے پڑھی تھی۔ تو فرماتے پھر کیا ہؤا۔ ثواب ہی ہو گا۔ کوئی نماز نفل ہو جاوے گی۔ ربوہ میں چلتے پھرتے بارہا یہ ذکر فرمایا کہ کوئی زمانہ تھا میں چک جھمرہ سے چنیوٹ اور پھر کچی سڑک پر چک ۳۵ نمبر ۴۰ اور پھر چک ۹۹ (منڈیوالی) کے پاس آتا تھا۔ اب یہاں جنگل میں منگل ہو گیا۔ یہ بھی فرماتے ہمارے اجداد دریائے چناب کے کنارے ربوہ سے دکھن کوٹ طاہر محمود گاؤں سے گئے تھے۔ ادھر کی مٹی ادھر ہی آ رہی ہے۔ کوٹ طاہر محمود (مدتیں ہوئیں کچھی زمینداروں کا گاؤں تھا۔ جو سیلاب وغیرہ سے ختم ہو گیا۔

درخواستِ دُعا

بالآخر تمام احباب کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ اباجی کے درجاتِ عالیہ کیلئے اور ہمارے لئے دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

اذکروا موتٰکم بالخیر

میری والدہ محترمہ سلطان بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری مہرالدین صاحب مرحوم ساکن بیرانہ نزد قادیان لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد قضائے الٰہی سے مورخہ ۲۹ ۴/۶۵ کی رات کو وفات پاگئیں۔ اِنّا للہ واِنّا الیہ راجعون۔

والدہ محترمہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابندی کرتیں۔ جب سے ہوش سنبھالا روزہ ترک نہ کیا۔ بیماری کے دوران بھی ہر وقت درود شریف پڑھتیں اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے لئے دعائیں کرتی رہتی تھیں۔

والد صاحب کی وفات کے بعد اُن کی وصیت کے مطابق ہمشیرگان کے جماعت میں رشتے کئے جس کی وجہ سے غیر از جماعت رشتہ داروں کی جانب سے جو مشکلات پیدا ہوئیں۔ ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ خواہش تھی کہ وفات ربوہ میں ہو۔ وفات سے پندرہ دن پہلے میو ہسپتال لاہور سے ربوہ میں آکر وفات پائی۔ جنازہ میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت فرمائی۔ اپنے پیچھے چار لڑکیاں اور ایک لڑکا یادگار چھوڑا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں والدہ مرحومہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور والدہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ نیز ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ اللّٰھم آمین

(عبدالغفور کارکن نظارت امور عامہ۔ ربوہ)

درخواستہائے دُعا

- عرصہ دس روز سے مجھے سخت بخار آرہا ہے۔ جس کی وجہ سے سخت بے چینی ہے۔
  (سید ناصر علی شاہ وارڈ ۵ علی پور ضلع مظفر گڑھ)
- میرے اباجان جو کہ ساؤتھ ہال لنڈن میں مقیم ہیں۔ کا یکم اپریل کو بازو ٹوٹ گیا تھا۔ وہ تاحال ٹھیک نہیں ہوا۔
  (امۃ الحمید بنت صوبیدار کرم الدین صاحب محلہ دارالنصر ربوہ)
- مکرم محمد شفیق صاحب بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)
- میرے خسر چوہدری محمود احمد صاحب انجنیئر ماڈرن موٹرز لمیٹڈ لاہور بعارضہ درد گردہ سخت بیمار ہیں۔
  (چوہدری حمید احمد ایم اے پروفیسر ٹی آئی کالج۔ ربوہ)
- میری ہمشیرہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ (رشید احمد کارکن فضل عمر ہوسٹل ربوہ)
- میری والدہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ نیز میرے چھوٹے عزیز بھائی کو کچھ دن سے بخار آرہا ہے۔
  (فوزیہ میر۔ وزیر آباد)
- میرے بڑے بھائی چوہدری کرامت اللہ خاں کا ٹھگڑھی کا لڑکا عزیزم مبارک احمد کئی دنوں سے بخار اور کھانسی سے بیمار ہے۔
  (عزیزہ راشدہ۔ گریسی لائن چک لالہ۔ راولپنڈی)
- خاکسار کافی عرصہ سے بے کار ہے۔ کوئی کاروبار نہیں جس کی وجہ سے طبیعت پریشان رہتی ہے۔ (میاں چراغدین احمدی۔ قلعہ سوبھا سنگھ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ)
- میری ہمشیرہ عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہے۔ (مبارک احمد قمر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

دُعائے مغفرت

(۱) میرا بڑا لڑکا عزیز ظفر اللہ خاں مورخہ ۱/۵/۶۵ بروز ہفتہ بوقت سات بجے شام فوت ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب و درویشان قادیان دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار محمد حسین کھوکھر احمدی۔ بمقام موضع سپچ تھانہ واہنڈو براستہ ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ)

(۲) میری والدہ محترمہ ماجرہ بیگم صاحبہ مورخہ ۳۰/۴/۶۵ بروز جمعۃ المبارک پونے تین بجے دن وفات پاگئیں۔ اِنّا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحب کپورتھلوی کی بیٹی تھیں۔ سلسلہ احمدیہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بے حد محبت تھی۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے کئی سال تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کھانا پکانے کی سعادت سے نوازا۔ بہت نیک، پابند صلوٰۃ وصوم اور تہجد گذار تھیں۔ آخری عمر میں ہر وقت نماز کی نیت کرکے نماز کیلئے تیار بیٹھی رہتیں کہ کب اذان کی آواز آئے اور نماز ادا کروں۔ تمام بھائیوں اور بہنوں کو درخواست ہے کہ میری والدہ کے بلند درجات کے لیے دعا فرمادیں۔ خدا تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرماوے اور خدا تعالیٰ ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سراج بی بی کارکن دفتر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی نئی دہلی ۸ رمئی ۔ بھارت کے سابق مرکزی وزیر مسٹر گوپال ریڈی نے بتایا ہے کہ رن کچھ کے سوال پر بھارتی کابینہ میں سخت اختلافات موجود ہیں متعدد سینئر وزیروں کو جن کی اکثریت جنوبی علاقوں سے تعلق رکھتی ہے رن کچھ میں پاکستان سے خواہ مخواہ لڑائی مول لینے سے متعلق مسٹر شاستری کی پالیسی سے اتفاق نہیں ہے مسٹر ریڈی کی اطلاع کے مطابق مسٹر کرشنم اچاری وزیر خزانہ بھارت نے کابینہ کے اجلاس میں مسٹر شاستری اور مسٹر نندا پر سخت اعتراضات کئے ہیں ۔ انہوں نے مسٹر شاستری پر یہ الزام بھی عاید کیا ہے کہ انہوں نے زبان سے متعلق جنوبی ہند ایجی ٹیشن کو ناکام بنانے کے لئے رن کچھ کا محاذ کھولا ہے ۔ مسٹر ریڈی کے بیان کے مطابق بھارت کا ہوش مند طبقہ محسوس کر رہا ہے کہ مسٹر شاستری اندرونی جھگڑوں کی طرف سے عوام کی توجہ دوسری طرف ہٹانے کے لئے انہیں رن کچھ کی لڑائی میں الجھا رہے ہیں بعض ذمہ دار حلقوں سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بھارت کے کمانڈر انچیف جنرل چودھری اور مسٹر شاستری میں رن کچھ کے سوال پر تو تو میں میں بھی ہوئی ہے ۔ اس موقع پر جنرل چودھری نے مسٹر شاستری سے صاف طور پر کہہ دیا تھا کہ فوج کو سیاسی مصلحتوں کے لئے قربانی کا بکرا بنایا جا رہا ہے ۔

نئی دہلی ۸ رمئی ۔ بھارتی وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے آج پھر کہا ہے کہ رن کچھ میں بھارت اس وقت جنگ بند کرنے کے سوال پر سمجھوتہ نہیں کر سکتا جب تک پاکستانی فوجیں لڑائی شروع ہونے سے پہلے کی پوزیشن پر واپس نہ چلی جائیں ۔ مسٹر شاستری نے دھمکی بھی دی ہے کہ اگر پاکستان نے یہ شرط نہ مانی تو بھارتی فوجوں کو مجبوراً اپنا علاقہ دشمن سے خالی کرانے کے اقدامات کرنے ہوں گے

لال بہادر شاستری لوک سبھا میں رن کچھ کے تنازعہ کے متعلق ارکان کے سوالوں کا جواب دے رہے تھے انھوں نے کہا بھارتی حکومت نے لڑائی بند کرنے کے متعلق برطانوی حکومت کی تجاویز مسترد کر دی تھیں ۔ اور صاف بتا دیا تھا کہ بھارت اس وقت تک لڑائی بند کرنے کی بات چیت نہیں کر سکتا جب تک پاکستان متنازعہ علاقے میں سابقہ پوزیشن بحال کرنے پر آمادہ نہ ہو جائے گا ۔

راولپنڈی ۸ رمئی وزیر خزانہ ۱۴ رجون کو پاکستان کا بجٹ قومی اسمبلی میں پیش کریں گے ۔ سابقہ پروگرام کے مطابق بجٹ ۱۲ رجون کو پیش ہونا تھا ۔ لیکن اب اس میں ترمیم کر دی گئی ہے ۔ قومی اسمبلی کا اجلاس ۸ رجون کو شروع ہو گا ۔ اور اس دفعہ ارکان اسمبلی حلف اٹھائیں گے ۔ ۱۲ رجون کو سپیکر اور ڈپٹی سپیکروں کا انتخاب عمل میں آئے گا ۔ سپیکر کے انتخاب کے بعد صدر ایوب ایوان سے خطاب کریں گے ۸ ر اور ۹ رجون کو قومی اسمبلی کے ارکان خواتین کے لئے مخصوص چھ نشستوں کا انتخاب کریں گے ۔

لاہور ۸ رمئی ۔ مغربی پاکستان اسمبلی کا بجٹ اجلاس ۹ رجون کو لاہور میں شروع ہو گا ۔ پہلے روز اسمبلی کے تمام ارکان جو اس مہینے منتخب ہونے والے ہیں حلف اٹھائیں گے پھر وہ سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کا انتخاب کریں گے ، اسمبلی ۱۱ رجون کو مغربی پاکستان ریلوے کے بجٹ پر غور کرے گی اور ۱۵ رجون کو وزیر خزانہ صوبائی حکومت کا بجٹ پیش کریں گے

ولادت

مورخہ ۳ ر۵ ر۶۵ بروز سوموار اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی جان عبد الرشید صاحب قمر ایم اے راولپنڈی کو بیٹا عطا فرمایا ہے ۔ نومولود مکرم غلام رسول صاحب مہر ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل پوسٹ آفس سرگودھا کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر جلال الدین صاحب کراچی ایکسرے کلینک کراچی کا نواسہ ہے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے ۔ آمین ۔ دلشری قمر بیگم چوہدری رشید احمد مہر چک ۴۶ شمالی)

۲ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بڑے بھائی لفٹیننٹ محمد اسلم صاحب ایم ایس سی نیول آفیسر ۔ کیڈٹ کالج پٹارو کو مورخہ ۲۶ اپریل کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود راجہ علی محمد خان صاحب ریٹائرڈ افسر مال و سابق ناظر بیت المال قادیان کا نواسہ ہے احباب جماعت دعا کریں کہ خدا تعالیٰ عزیز موصوف کو درازی عمر کے ساتھ دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے اور اپنی نیک راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے آمین ۔

(ڈاکٹر محمد ذکریا طاہر سکول ہیلتھ سروس لائل پور)

اصلاحِ تمدن سے متعلق قرآن کریم کی بعض زرّیں ہدایات

”رسول اور خلفاء کی آواز پر تقدم نہ کرو“

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۲۲ء کو خطبہ جمعہ میں سورۃ الحجرات کی ابتدائی آیات کی نہایت لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

”سورۃ الحجرات میں بعض وہ اخلاق بیان کئے گئے ہیں جو بظاہر معمولی ہیں۔ مگر قرآن کریم میں خصوصیت سے ان کا ذکر کیا گیا ہے ان کے مقابلہ میں اور احکام ہیں جو بڑے ہیں مگر ان کا ذکر نہیں۔ مثلاً ستون کا ذکر قرآن کریم میں نہیں۔ پھر ان احکام کو ضمناً بیان نہیں کیا بلکہ ابتداءً صورت میں ہی ان کو بیان کیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ احکام تمدن اور اخلاق سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کا اثر قوم پر پڑتا ہے۔ بظاہر یہ موٹی موٹی باتیں ہیں۔ لیکن نتائج کے لحاظ سے کس قدر اہم ہیں اور ان کی کس قدر تاکید فرمائی ہے اصل حکم میں تو یہ بات نہیں۔ مگر نتیجہ میں نکل آتی ہے کہ رسول کی رائے ظاہر کرنے سے قبل کسی معاملہ کے متعلق پہلے ہی سے اظہار رائے نہ کیا کرو کہ ہماری اس معاملہ میں یہ رائے ہے۔ جب تک رسول کی رائے نہ معلوم ہو جائے۔ اور نہ رسول کے بولتے ہوئے بولنا چاہیئے۔ جب رسول بول چکے تب بولنا چاہیئے۔ اس کو قرآن کریم میں نازل فرمایا اور سورۃ کو شروع ہی اس طرح کیا

یاایھا الذین اٰمنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ۔ واتقوا اللہ ان اللہ سمیع علیم

اے لوگو جو ایمان لائے ہو جس وقت اللہ تعالےٰ کے احکام بیان کئے جا رہے ہوں یا رسول گفتگو کر رہے ہوں ان سے مت آگے بڑھا کرو۔ ان کے مقابلہ میں مت بات کیا کرو۔ عربی کے محاورہ میں تقدم کسی کے سامنے بولنے کو بھی کہتے ہیں تو اس کے معنے ہوئے کہ اللہ اور رسول کے سامنے بولا کرو۔ واتقوا اللہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ بات بظاہر معمولی ہے مگر اس کا اثر تقویٰ پر پڑتا ہے پھر فرمایا ان اللہ سمیع علیم۔ کہ تمہیں خیال ہوگا کہ اگر ہم نہ بولے تو ہماری بات ہی سنی نہ جائے گی فرمایا دین کا معاملہ تو خدا سے ہے وہ تو سنے گا۔ اگر رسول یا اس کا خلیفہ نہیں سنے گا تو اس کا کچھ حرج نہیں۔ کیونکہ جس کے ساتھ معاملہ ہے وہ دل کی حالت کو جانتا اور ہر ایک آواز کو سن لیتا ہے اگر دین ہے تو یہی طریق اختیار کرنا چاہیئے اور اگر دین نہیں اور دنیا ہے تو پھر کچھ کہنا ہی نہیں۔ رسول سے اگر تعلق ہے تو اس لئے کہ خدا کا حکم ہے۔ اور خدا ہی کے لئے تعلق ہے مومن اگر اطاعت کرتا ہے۔ اللہ کے لئے کرتا ہے۔ ورنہ بندے کا بندے سے کیا تعلق۔“ (باقی)

(الفضل ۲۰ جولائی ۱۹۲۲ء)

شیخ عبداللہ اور مرزا افضل بیگ ہندوستان پہنچتے ہی گرفتار کر لئے گئے

نئی دہلی ۸ اپریل۔ (ریڈیو پاکستان) کشمیری رہنما شیخ محمد عبداللہ اور مرزا افضل بیگ کو آج صبح نئی دہلی میں گرفتار کر لیا گیا ہے وہ آج ہی فریضہ حج کی ادائیگی کے بعد واپس ہندوستان پہنچے تھے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ دونوں کشمیری رہنماؤں کو مقبوضہ کشمیر میں نہیں بھیجا جائے گا۔ بلکہ غالباً بذریعہ طیارہ مدراس لے جایا جائے گا۔

روس پاکستان کے خلاف جنگ میں بھارت کو امداد نہیں دے گا

بھارت دنیا میں اپنا سیاسی وقار کھو چکا ہے

راولپنڈی۔ ۸ مئی۔ برطانیہ کے ممتاز صحافی کنگسلے مارٹن نے لکھا ہے کہ بھارت اور پاکستان میں جنگ کی صورت میں روس بھارت کی کوئی امداد نہیں کرے گا۔

مسٹر مارٹن کا ایک مضمون لندن کے اخبار نیو سٹیٹس مین میں شائع ہوا ہے جس میں انھوں نے لکھا ہے کہ ”بھارت روس پر بہت زیادہ اعتماد کر رہا ہے۔ کیونکہ اب تک روس نے کشمیر کے معاملہ میں بھارت کا ساتھ دیا ہے۔ اگرچہ ہم روس کی آئندہ پالیسی کے متعلق وثوق سے کچھ نہیں کہہ سکتے لیکن اس کا امکان بہت کم ہے کہ روس پاکستان کے خلاف بھارت کی مدد کرے۔

مسٹر مارٹن نے بھارت کے اس دعوے کو بے بنیاد قرار دیا ہے کہ چین اور پاکستان میں معاہدہ بھارت کو تباہ کرنے کی سازش ہے اس کے برعکس بھارت اور چین کی جھڑپ کے بعد بھارت اپنا سیاسی وقار کھو چکا ہے اس لئے بھارت کو تباہ کرنے کے لئے کسی معاہدہ کی ضرورت نہیں۔

برطانوی تجاویز مسترد کیں تو بھر پور حملہ کر دیا جائے گا

لال بہادر شاستری کی پاکستان کو ایک اور دھمکی

نئی دہلی ۸ مئی۔ بھارت کے وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے جمعہ کے روز بھارت کے مرکزی اور صوبائی وزراء اطلاعات کی کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے پاکستان کو متنبہ کیا کہ اگر اس نے رن کچھ سے متعلق برطانوی تجاویز قبول نہ کیں اور دونوں ملکوں میں لڑائی شروع ہو گئی تو بھارت اپنے سارے وسائل سے اس پر حملہ کرے گا آپ نے کہا خود پاکستان کے بہترین مفاد کا تقاضا یہ ہے کہ وہ برطانوی تجاویز منظور کر لے تاکہ جنگ بند ہو جائے اور پہلی حالت بحال ہو جائے آپ نے کہا اگر پاکستان نے برطانوی تجاویز مسترد کر دیں تو ہم جانتے ہیں کہ ہمیں کیا کرنا پڑے گا۔ ظاہر ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو ہر حالت میں پورا کریں گے۔

پاکستان کے خلاف جنگ کا دائرہ نہ بڑھایا جائے، بھارت کو امریکہ کا انتباہ

امریکی انتباہ بھارت کو اس کے مؤقف سے نہیں ہٹا سکتا (شاستری)

نئی دہلی ۸ مئی۔ انڈیا ریڈیو کی اطلاع کے مطابق کل مسٹر شاستری نے لوک سبھا میں سوالوں کا جواب دیتے ہوئے اس امر کا انکشاف کیا کہ امریکہ نے بھارت کو یہ انتباہ کیا ہے کہ پاکستان کے خلاف جنگ کا دائرہ نہ بڑھایا جائے۔ بھارتی وزیر اعظم نے کہا کہ امریکہ کی یہ تنبیہ ناقابل برداشت ہے کہ بھارت کو پاکستان سے جھگڑا بڑھانا نہیں چاہیئے اور رن کچھ کے بجائے پاکستان کے خلاف کوئی اور محاذ کھولنے کا خیال ترک کر دینا چاہیئے ورنہ حالات خطرناک شکل اختیار کر جائیں گے لوک سبھا کے ارکان بھارتی اور غیر ملکی اخبارات میں شائع شدہ اس اطلاع کے بارہ میں مسٹر شاستری سے استفسار کر رہے تھے کہ امریکی سفیر نے مسٹر شاستری سے ملاقات کی ہے اور ان پر زور دیا ہے کہ وہ تنازعے کو محدود کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ تنازعے کو وسعت دینے سے بڑی جنگ شروع ہونے کا خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ جس سے دونوں ملکوں کو نقصان پہنچے گا مسٹر شاستری نے کہا اس قسم کی تنبیہ بھارت کو اس کے موقف سے منحرف نہیں کر سکتی۔ آپ نے کہا یہ تنبیہ غیر دوستانہ ہے اور بھارت اسے ناقابل عمل سمجھتا ہے۔

گورنروں کی کانفرنس ۲۲ مئی کو ہوگی

راولپنڈی۔ ۸ مئی۔ گورنروں کی سہ روزہ کانفرنس ۲۲ مئی کو راولپنڈی میں صدر ایوب کی صدارت میں منعقد ہوگی۔ جس میں صدر ایوب کے انتخابی منشور پر عمل درآمد کرنے کے سلسلہ میں مختلف وزارتوں، منصوبہ بندی کمیشن اور صوبائی حکومتوں کی رپورٹوں پر بھی غور کیا جائے گا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴